اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۱۱ جلد ۱۰

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے ایڈیٹر۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

۱۵ مئی سنہ ۱۹۳۶ء — ۲۳ صفر المظفر سنہ ۱۳۵۵ھ

چندہ سالانہ دو روپے آٹھ آنے

مبارک باد ...... ص ۲

فرمان خلافت

اپنے بچوں کو محنتی بناؤ ۳-۷

درس القرآن ۷-۹

لیڈی ولنگڈن ۹-۱۳

شذرات و اقتباسات ۱۳-۱۴

عجائبات ۱۴-۱۹

واقعات۔ بعض بیماریوں کے علاج ۱۹-۲۰

اشتہارات۔ وصیتیں۔ نظم۔ پھول ۲۱-۲۴

از خطبہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہٖ

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

مولوی عبد الوہاب صاحب عمر

مبارکباد

۸۔ مئی یوم الجمعہ بعد نماز عصر مسجد اقصیٰ میں جہاں احباب جماعت احمدیہ کا کثیر مجمع اس تقریب سعید پر حاضر مجلس تھا۔ سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی صاحبزادی محترمہ امۃ الحمید بیگم صاحبہ کا نکاح محترم میاں محمد احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب سے پندرہ ہزار روپے مہر پر اعلان فرمایا۔ حضور نے خطبۂ نکاح میں اس امر کی وضاحت فرمائی۔ کہ آئندہ نسل ہی کے ذریعہ سے دنیا کی اصلاح کا کام ہوگا۔ اس لئے اسلامی تعلیم و تربیت کا صحیح نمونہ بنانے کے لئے کوشاں رہنا چاہیئے۔ اور اس کی ذمہ داری بالخصوص ابناء فارس پر ہے۔ خطبہ کے بعد دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لئے بابرکت بنائے اور دولھا دولہن کو ان برکات سے متمتع فرمائے۔ جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے لئے مختص و موعود ہیں۔ اللّٰھم آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ رمئی ۱۹۳۶ء

فرمان خلافت

اپنے بچوں کو محنتی بناؤ

میں اپنی جماعت سے اُمید کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنے بچوں کو محنت سے کام کرنے کی عادت ڈالے گی۔ یہاں تک کہ ان کا کوئی منٹ ایسا نہ ہو جو فارغ ہو۔ اور جسے وہ فضول ضائع کر سکیں۔ یاد رکھو جس قوم کی ذلت اور رسوائی پہنچ رہی ہو۔ اُس قوم کے موٹے جسم اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ جس جسم پر چربی چڑھ رہی ہو۔ اُس جسم کی موٹائی اُسے کیا فائدہ دے سکتی ہے۔ جیسے بکرے لیلے اور دوسرے قسم کے گوشت کوئی قابل قدر گوشت نہیں ہوتے۔ کتّے کی بوٹیاں بھی کس کام کی ہوتی ہیں۔ ہاں دُبلے پتلے دُنبہ کا گوشت موٹے کتے کے گوشت سے زیادہ قیمت رکھتا ہے۔ پس تم اپنے بچوں کو اگر کتوں جیسا بناؤ گے۔ تو اُن کی بوٹیاں سوائے اس کے کسی کام نہیں آئیں گی۔ کہ چیلیں اور کتے انہیں کھا جائیں۔ لیکن اگر اخلاق سکھا کر تم انہیں دُنبے جیسی قیمتی وجود بنا دیں گے۔ تو وہ دُبلے پتلے ہونے کے باوجود بھی رُوحانی اور اخلاقی دُنیا میں زیادہ قیمت پائیں گے۔ مجھے افسوس ہے۔ ایک عرصہ سے عورتوں کا جمعہ کے لئے آنا رُک چکا ہے۔ جس وقت انہیں روکا گیا۔ اُس وقت کچھ مصلحت تھی مگر اب وہ مصلحت ختم ہو چکی ہے۔ میرے کئی خطبات ایسے ہوتے ہیں۔ جنہیں اگر عورتیں بھی سُنیں۔ تو ان کا زیادہ شاندار نتیجہ نکل سکتا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں۔ آئندہ عورتوں کے لئے بھی خطبہ سننے کا انتظام کر دیا جائیگا۔ دراصل بچوں کو سست بنانے میں عورتوں کا بہت دخل ہوتا ہے۔ اگر اس قسم کے خطبات وہ سُنیں۔ تو گو وہ تعلیم میں بہت پیچھے ہیں۔ مگر اخلاص سے کام لے کر وہ بہت سے نقائص کا ازالہ کر سکتی ہیں۔ قادیان کی ایک عورت تھوڑے ہی دن ہوئے۔ میرے پاس آئی۔ اور کہنے لگی۔ میں کہتی ہوں۔ میں اپنے بچہ کو مبلغ بناؤں گی۔ اور میرا خاوند کہتا ہے۔ کہ اسے دنیا کا کوئی پیشہ سکھانا ہے۔ آپ اس کا فیصلہ کریں۔ میں نے کہا۔ یہ تمہارا خانگی جھگڑا ہے۔ میں اس میں دخل نہیں دے سکتا۔ لیکن ایک بات میں تمہیں بتا دیتا ہوں۔ کہ وہ یہ کہ تمہارا اثر تمہارے بچے پر زیادہ ہے۔ تمہاری

باتیں اس کے کانوں میں ڈالتی رہو۔ اور ہمت نہ ہارو۔ تو دیکھو گی۔ کہ اس کے نتیجہ میں ایک دن تمہارے خاوند کی باتیں دھری کی دھری رہ جائیں گی۔ اور تمہارا بچہ مبلغ بن جائے گا۔ کیونکہ بچہ پر ماں کا اثر باپ سے زیادہ ہوتا ہے۔ اور تمہارا ارادہ تو نیک ہے اس کا اثر کیوں نہ ہوگا۔ تو اگر عورتوں کے لئے خطبہ سننے کا انتظام کر دیا جائے۔ تو اس کا بھی بہت کچھ فائدہ ہوگا ہے لیکن بہرحال جب تک عورتیں خطبہ نہیں سنتیں، مردوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ اور نہ صرف اپنی اولادوں کو بلکہ اپنے بھائیوں کی اولادوں۔ اور اپنے ہمسائیوں کے بچوں کو بھی محنتی اور جفاکش بنانے کی کوشش کریں۔ اور یاد رکھیں۔ کہ خدا تعالیٰ کا وصال کدح کئے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب انسان کدح کرتا ہے۔ تو نفس دُبلا ہوتا۔ اور رُوح موٹی ہونی شروع ہو جاتی ہے لیکن کدح کے بغیر نفس موٹا ہو جاتا اور رُوح دُبلی ہو جاتی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ وہ ہماری جماعت کو توفیق عطا فرمائے۔ کہ وہ اپنی ذمہ داری کو سمجھے۔ اور ہر قسم کی سستیاں۔ عجز۔ اور کسل اس سے دُور فرمائے۔ اور اپنے فضل سے اُسے محنت، مشقت اور جفاکشی سے کام کام کرنے کی عادت ڈالے۔ اور اس کدح کی توفیق عطا فرمائے۔ جس سے ہمارا رب ہمیں مل سکتا ہے ؛

درس القرآن

فرمودہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

(سورۃ مزمل رکوع ۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔ میں اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں۔ جو بے انتہا کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ؛

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ اے کپڑا اوڑھنے والے مزمل بناوٹ کے لحاظ سے خاص مشکل لفظوں میں سے ہے۔ اس قسم کے بہت کم الفاظ قرآن شریف میں پائے جاتے ہیں۔ یہ اصل میں مدغم ہے جو تبدیل ہو گیا ہے۔ اس لئے بہت کم لوگوں کی سمجھ میں آتا ہے۔ اصل تزمل سے ہے۔ جس کے معنے ہیں کسی چیز کو اپنے گرد لپیٹ لینا۔ تزمل الرجل ثوبہ (فلاں شخص نے کپڑا اپنے گرد لپیٹ لیا) ت ان حرفوں میں سے ہے۔ جو ان کے مشابہ (قریب المخرج) سمجھے جاتے ہیں۔ عربی کا قاعدہ ہے۔ کہ مشابہ لفظ آپس میں تبدیل کر دیئے جاتے ہیں۔ ت کو ز میں بدل دیا۔ اور تزمل ززمل بن گیا۔ جب دو لفظ ایسے اکٹھے آ جائیں۔ تو باہم مدغم کر دیتے ہیں۔ اور جو لفظ مدغم ہو۔ اسکو ساکن کر سکتے ہیں۔ ساکن لفظ پڑھنا مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے ایک ہمزہ بڑھا دیا گیا۔ اُزَّمَّل بن گیا۔ اسی سے مُزَّمِّل بن گیا۔ اے کپڑا اوڑھنے والے۔ اسے [illegible]

سب سے پہلے دنیا میں عریانی کو روکا ہے۔ اس سے مراد اسلام ہے۔ گویا کہ اسلام ہی پہلا مذہب ہے۔ جس نے کہ مرد اور عورت کے پردہ کو لازم قرار دیا۔ اور کپڑے کو پردہ قرار دیا۔ ورنہ کپڑا بطور زیور کے پہنا جاتا تھا۔

بعض مذہبوں میں کچھ پردہ ہوتا ہے لیکن ضرورت کے مطابق جیسا کہ یورپ میں اب بھی ننگے پھرنے کی وبا پھیل رہی ہے، مرد اور عورت ننگے پھرتے ہیں۔ پہلے زمانے کی تصویریں دیکھیں تو وہ قریباً ننگے جسم کی بنائی جاتی ہیں۔

قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ۝ تو کھڑا ہو رات کو، رات کو جاگ، رات کو عبادت کر۔ سوائے بعض راتوں کے یا تھوڑے عرصے کے۔ مثلاً سفر یا بیماری وغیرہ میں۔ مُزَمِّل سے مراد تقویٰ کا کپڑا اوڑھنے کے بھی ہیں۔ اے کامل مُتّقی۔ اے تقویٰ میں کامل انسان۔ اور اے تقویٰ میں بڑھنے والے، آؤ ہم تمہیں تقویٰ میں بڑھنے کی ایک اور راہ بتلائیں وہ راہ کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ تو راتوں کو اُٹھ کر عبادت کیا کر۔ إِلَّا قَلِيلًا نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ۔ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا۔ پھر کھڑا ہونے کا (قیام الیل کا) طریق بتلایا ہے۔ تین طریق ہیں۔ نصف رات یا نصف سے کچھ کم یا نصف سے زیادہ۔ یہ تین طریق بتلائے ہیں۔ یہ تینوں طریق موسم کے لحاظ سے ہیں۔ رات اور دن موسم کے لحاظ سے بڑھتے اور گھٹتے رہتے ہیں۔ اور ان فرقوں کے ساتھ ہی جاگنے کا فرق بھی ہوتا ہے۔ کم رات میں کم اور لمبی رات میں زیادہ۔ کبھی چودہ گھنٹے کا دن ہوتا ہے۔ اور کبھی چودہ گھنٹے کی رات۔ سب سے بڑا دن پانچ بجے پر صبح اور پونے آٹھ بجے پر شام یعنی چودہ گھنٹے بیس تیس منٹ کا بڑا دن۔ اور ایسا ہی بڑی رات چودہ گھنٹے بیس تیس منٹ۔ جاگنے کی یہ پہلی صورت ہوئی۔ کہ بڑی رات میں نصف سے زیادہ اور چھوٹی میں نصف سے کم۔ سب سے چھوٹا دن اور سب سے بڑی رات ۲۳۔ دسمبر کو۔ اور سب سے بڑا دن اور سب سے چھوٹی رات ۲۳۔ جون کو ہوگی۔ ۲۳ ستمبر مارچ کو ۱۲ گھنٹے کی رات اور ۱۲ گھنٹے کا ہی دن ہوگا۔ سردیوں میں چودہ گھنٹے کی رات ہوتی ہے۔ لازماً جاگنے کا حصہ زیادہ ہوگا۔ اور ہر مسلمان کو چند گھنٹے اپنی نمازوں وغیرہ کے لئے جاگنا پڑتا ہے۔ اگر وہ تہجد بھی پڑھے تو موسم کے لحاظ سے جاگنے کا وقت نصف سے کم و بیش ہوگا یہ مرضی پر نہیں چھوڑا گیا، بلکہ مسلمانوں کی عام حالت کا اندازہ رکھتے ہوئے مقرر کیا گیا ہے۔ اسمیں دونوں قسم کے لوگوں کے لئے علاج ہے۔ کمزور لوگوں کے لئے بھی اور طاقتور لوگوں کے لئے بھی۔ ورتل القرآن ترتیلاً۔ اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر (تدبر سے) خوش الحانی سے پڑھا کرو۔ رتّل۔ تعنق فی تلاوتہ۔ ترتیل خوش الحانی۔ عمدگی۔ آہستہ آہستہ۔ اور قانون کے مطابق پڑھنا۔ کیوں کس لئے؟ اس لئے کہ إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ۝ کہ ہم تجھ پر ایک بہت بھاری بوجھ ڈالنے

والے ہیں۔ چونکہ اس بوجھ کے اُٹھانے کے لئے طاقت چاہیئے اور طاقت کے لئے ورزش ضروری ہے۔ اسلئے تہجّد کا بطور ورزش رُوحانی کے حکم فرمایا ہے۔ کیونکہ رُوحانی طاقتیں تہجّد کے بغیر نہیں پنپ سکتیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کیوں ہم کہتے ہیں۔ کہ تم تہجّد کے لئے اُٹھا کرو۔ اِس لئے کہ ہم تجھ پر ایک بہت بھاری قول ڈالنے والے ہیں۔ بہت بھاری کلام اُتارنے والے ہیں۔ ثقیل اسلئے کہ سارے اخلاق کی درستی کے احکام اسمیں ہیں۔ اور سارے اخلاق کی درستی کوئی آسان کام نہیں۔ انسان سے ایک اخلاقی نقص دُور کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سارے اخلاق کی درستی کا بوجھ ڈالا گیا ہے۔ بعض باتیں انسان میں ایسی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کا چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ مثلاً جھوٹ بولنا گالیاں دینا وغیرہ۔ ایک شخص تھا۔ وُہ کسی کے پاس اپنا غلام بیچ رہا تھا۔ اور وُہ غلام بڑا عالم اور نحوی تھا۔ اُس کی قیمت صرف پانچسو روپے تھی۔ کِسی نے پُوچھا۔ کہ تم اسے فروخت کس لئے کر رہے ہو۔ اُسنے کہا کہ اسے جھوٹ بولنے کی عادت ہے۔ اور کوئی عیب نہیں۔ اَب غلام نے کہا کہ مَیں اپنی عادت سے مجبُور ہوں۔ مَیں سال میں صرف دو جھوٹ بولا کرتا ہوں۔ اس شخص نے اسے خرید لیا۔ اس نے چھ ماہ کے اندر اس کے گھر کی کایا پلٹ دی۔ وہ شخص اُس سے بہت خوش ہُوا۔ اور خیال کرتا تھا۔ کہ جس نے بیچا ہے۔ بہت بیوقوف ہے۔ ایسا لائق انسان اگر جھُوٹ بول بھی لے تو کیا بات ہے۔ اور پھر زیادہ بھی نہیں صرف سال میں دُو دفعہ۔ غرضیکہ چھ مہینے گزر گئے۔ تو ایک دن تاجروں نے باہر جا کر ملکر دعوت کی چونکہ جو غلام کو خریدنے والا تھا۔ وہ بھی تاجر تھا۔ دعوت میں غلام کو بھی لے گیا۔ اُسے کہا کہ گھر جا کر بیوی سے کہدینا کہ دعوت کیوجہ سے مَیں گھر ذرا دیر سے آؤں گا گھبرانا نہ۔ اُس نے جا کر رونا دھونا شروع کر دیا۔ کہ دیوار گرنے سے تمام کے تمام تاجر مر گئے ہیں۔ اب چیزوں کو کیا کرنا ہے۔ لہذا تمام چیزیں توڑ پھوڑ ڈالی گئیں۔ اُدھر اُن کو کہا کہ گھر میں آگ لگ گئی ہے۔ اُنہوں نے وہاں کی چیزیں خراب وخستہ کر ڈالیں۔ اس طرح اُس نے جھوٹ بول کر ہنسنا شروع کیا۔ حالانکہ اتنی سی بات سے گھر اُجڑ گیا۔ تو گویا یہ مثال ہے کسی بات کی کہ بعض عادتیں پڑ جائیں۔ تو اُن کا چھُوٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً وَّ أَقْوَمُ قِيلًا۔ إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا۔

ناشئہ۔ رات کو ہونے والی چیز۔ رات کو اُٹھنا وہ خیالات جو رات کو پیدا ہوتے ہیں۔ وہ جان جو رات کو اُٹھتی ہے۔ پس اسکے معنے انسان کے رات کو سو کر اُٹھنے کے بھی ہیں۔

وَطْأً۔ دبانا۔ موافقت۔ تیار کرنا۔ مطابقت۔ یہ نہایت سخت ہے دبا دینے کے لحاظ سو موافقت اور مطابقت کے لحاظ سے انسان کو اپنے لئے تیار کرنے میں۔

وَأَقْوَمُ قِيلًا۔ زیادہ درست رکھنے والا ہے قول

کے لحاظ سے کلام الٰہی کے سمجھنے کی قابلیت عقل کو تیز کر دیتا ہے۔ دُعاؤں کو زیادہ قبول کرواتا ہے۔ رات کو اُٹھنا زیادہ سخت ہے نفس کو کچلنے اور دبا دینے کے لحاظ سے اور انسان کو اپنے لئے تیار کرنے میں اور درست رکھنے والا ہے قول کو۔ اور الہامی قابلیت پیدا کرنے والا ہے ؞

اِنَّ لَکَ فِی النَّھَارِ سَبۡحًا طَوِیۡلًا ؕ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے لئے دن کے وقت تو اور بہت سے اشغال ہوتے ہیں۔ سَبۡحًا تیرنا۔ باتیں کرنا۔ سفر کرنا۔ کام کرنا۔ جہاد۔ تبلیغ۔ تقریر۔ وَاذۡکُرِ اسۡمَ رَبِّکَ وَ تَبَتَّلۡ اِلَیۡہِ تَبۡتِیۡلًا ؕ اپنے رب کے نام کو تو یاد کر اور دنیا کو چھوڑ کر خدا کیطرف متوجہ ہو۔ تَبَتَّلۡ۔ دنیا سے انقطاع۔ دوسری طرف چلے جانا۔ رات کا وہ وقت ایسا ہوتا ہے۔ کہ دُنیا کو چھوڑ کر وہ خدا کی طرف متوجہ ہو سکتا ہے ؞

رَبُّ الۡمَشۡرِقِ وَ الۡمَغۡرِبِ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذۡہُ وَکِیۡلًا ۔ وَ اصۡبِرۡ عَلٰی مَا یَقُوۡلُوۡنَ وَ اھۡجُرۡھُمۡ ھَجۡرًا جَمِیۡلًا ۔ مشرقوں اور مغربوں کا رب ہے نہیں کوئی معبود مگر وہ دنیا کی باتوں پر صبر سے کام لو۔ وَاھۡجُرۡھُمۡ ھَجۡرًا جَمِیۡلًا۔ ان کو عمدگی سے چھوڑ دے۔ ان سے زیادہ تعلقات نہ رکھو لیکن بالکل قطع تعلق بھی نہ کرو۔ لڑائی۔ مار پیٹ نہو ؞

وَ ذَرۡنِیۡ وَ الۡمُکَذِّبِیۡنَ اُولِی النَّعۡمَۃِ وَ مَھِّلۡھُمۡ قَلِیۡلًا ۔ اِنَّ لَدَیۡنَاۤ اَنۡکَالًا وَّ جَحِیۡمًا ۔ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًا ۔ یَوۡمَ تَرۡجُفُ الۡاَرۡضُ وَ الۡجِبَالُ وَ کَانَتِ الۡجِبَالُ کَثِیۡبًا مَّھِیۡلًا ۔

اُولِی النَّعۡمَۃِ ..... دولت۔ آرام۔ امارت والے۔ یعنی امیر لوگ۔ اَنۡکَالًا۔ نکل گیا ہیں۔ ہتھکڑیاں۔ باگیں جو منہ میں ڈالتے ہیں۔ جَحِیۡمًا۔ شعلہ مارنیوالی آگ۔ ذَا غُصَّۃٍ وَّ عَذَابًا اَلِیۡمًا ؕ گلے میں پھنسنے والی چیز اور کئی قسم کے دردناک عذاب۔ کَثِیۡبًا۔ ٹیلے مَّھِیۡلًا۔ بھربھری مٹی پھسلنے والی۔

اِنَّاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَیۡکُمۡ رَسُوۡلًا ۬ۙ شَاھِدًا عَلَیۡکُمۡ کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ؕ فَعَصٰی فِرۡعَوۡنُ الرَّسُوۡلَ فَاَخَذۡنٰہُ اَخۡذًا وَّبِیۡلًا ؞ فَکَیۡفَ تَتَّقُوۡنَ اِنۡ کَفَرۡتُمۡ یَوۡمًا یَّجۡعَلُ الۡوِلۡدَانَ شِیۡبًا ۚ السَّمَآءُ مُنۡفَطِرٌۢ بِہٖ ؕ کَانَ وَعۡدُہٗ مَفۡعُوۡلًا ۔ اِنَّ ھٰذِہٖ تَذۡکِرَۃٌ ۚ فَمَنۡ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ سَبِیۡلًا ۔ یہ آیت غیر احمدیوں اور عیسائیوں کے مقابلہ میں ایک حربہ ہے۔ عیسائی کہتے ہیں۔ کہ تورات میں لکھا ہے۔ موسیٰ جیسا نبی مبعوث کیا جائے گا۔ اور وہ حضرت عیسےٰ ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت عیسےٰؑ نے مثیل موسیٰ ہونیکا دعویٰ نہیں کیا۔ انجیل میں کہیں اس کا ذکر نہیں۔ اور غیر احمدیوں کا دعویٰ ہے (کَمَاۤ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلٰی فِرۡعَوۡنَ رَسُوۡلًا ؕ) کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مثیل موسیٰؑ ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ کہ جب مثیل موسیٰ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ کا مثیل ہے۔ تو ضروری ہوا کہ محمدی سلسلہ

کے آخر میں مثیل عیسےٰ بھی مبعوث کیا جائے۔ اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

وَبِيْلًا۔ عذاب۔ وبال۔ بوجھ۔ سخت۔ دُکھ۔

اِلسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ۔ ب کے معنے فِیْ کے ہیں۔ اور ہٖ کی ضمیر یوم کی طرف جاتی ہے۔ یعنی آسمان اُس دن میں پھٹ جائے گا۔ اور ب کے معنی بسبب کے ہیں ہٖ کی ضمیر کفرتم کے کفر کی طرف جاتی ہے۔ یعنی تمہارے کفر کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیگا۔

لیڈی ولنگڈن

ہندوستان سے اپنے وطن میں پہنچ گئیں۔

روشن خیال، ہمدرد اور ملنسار خاتون ۱۸ اپریل بروز ہفتہ لیڈی ولنگڈن اپنے بوڑھے مگر جوان دل خاوند لارڈ ولنگڈن کے ساتھ ہندوستان سے رخصت ہوگئیں لارڈ ولنگڈن کا عہد حکومت ہندوستان میں برطانوی نقطۂ نگاہ سے ایک کامیاب عہد سمجھا جاتا ہے۔ مگر اس کامیابی کے پس پردہ لیڈی ولنگڈن کی مقناطیسی قوت اور نمایاں شخصیت بھی کام کر رہی تھی۔ لیڈی ولنگڈن جہاں ہمدردی بنی نوع انسان کے کاموں میں دلچسپی لیتیں وہاں اپنے رفیق زندگی لارڈ ولنگڈن کی بھی بہترین خدمت گزار تھیں۔ مجھے پچھلے سال لارڈ ولنگڈن کی اسمبلی میں تقریر سننے کا موقعہ ملا۔ ہز ایکسیلنسی بوڑھے آدمی ہیں۔ تقریر لمبی ہوگئی۔ تقاضاء عمر کی وجہ سے چہرے پر ضعف کے آثار ظاہر ہوئے۔ لیڈی ولنگڈن کو اس موقعہ پر میں نے بیحد مضطرب اور متردد پایا۔ انہوں نے منتظمان کو کہکر اسمبلی کی کھڑکیاں اور دروازے کھلوا دیئے۔ اور سوڈا واٹر میں تھوڑی سی برانڈی ملا کر وائسرائے کی کُرسی کے پاس لاکر رکھ دی۔ وائسرائے بہادر نے پون گھنٹہ تقریر کی ہوگی۔ مَیں دیکھ رہا تھا کہ لیڈی صاحبہ کی توجہ تقریر کی طرف نہ تھی اپنے خاوند کی طرف تھی کہ انہیں کوئی تکلیف نہ ہو۔

حضور وائسرائے کی روانگی پر ملک کی مختلف جماعتوں نے جو ایڈریس پیش کئے۔ ان میں لیڈی صاحبہ کی ہمدردی بنی نوع انسان کے کاموں میں دلچسپی لینے کی بھی بے حد تعریف کی ہے۔

آپ خوب مخیر خاتون ہیں۔ جاتے جاتے بھی کراچی کارپوریشن کو ہسپتال کے لئے بیس ہزار روپیہ چندہ دے گئیں۔ لیڈی صاحبہ کے اخلاق بھی بے حد دلکش ہیں۔ اور آپ بہت ملنسار خاتون ہیں۔

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ کے نام خط

لیڈی صاحبہ کے جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ صاحبہ سے بھی تعلقات تھے۔ اور جناب چوہدری صاحب کی والدہ صاحبہ کی سادگی اور نیکی کا اُن پر گہرا اثر تھا۔ اُنہوں نے روانگی کے وقت جناب چوہدری صاحب کی والدہ کو خط بھی بھیجا ہے۔

جس میں لکھا کہ میں نہایت افسوس کے جذبات کے ساتھ ایسے محبت کرنے والے لوگوں سے رخصت ہو رہی ہوں۔ اگر میں زندہ رہی۔ تو دو سال کے بعد پھر آپ لوگوں سے ملونگی۔ اس خط میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ آپ کا بچہ ظفر اللہ خان بیحد قابل اور نیک نوجوان ہے اس کو میری طرف سے پیار کرنا۔ انہوں نے ایک خوبصورت کلپ بھی چوہدری صاحب کی والدہ صاحبہ کو ہدیۃً بھیجا ہے ؛

لیڈی صاحبہ کی سلیقہ شعاری

جن لوگوں نے وائسریگل لاج دہلی اور شملہ کو دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ لیڈی صاحبہ کس قدر سلیقہ شعار خاتون ہیں۔ میں نے پچھلے سال مصباح میں شملہ کی سیر کا ذکر کرتے ہوئے تفصیل سے لیڈی صاحبہ کے حسن انتظام کا ذکر کیا تھا۔ جب لیڈی صاحبہ دوبارہ ہندوستان آئیں تو لجنہ اماء اللہ قادیان کو چاہیئے۔ کہ جناب چوہدری صاحب کی والدہ صاحبہ کی معرفت اُن کو قادیان آنے کی دعوت دے۔ اُس وقت وُہ چونکہ سرکاری حیثیت سے نہیں آئینگی اِس لیئے اُن کا اس دعوت کو قبول کر لینا شاید مشکل نہ ہو۔ لیڈی صاحبہ نے ایک دفعہ جناب چوہدری صاحب کی والدہ کی حضور وائسرائے سے بھی مُلاقات کروائی تھی۔ حضور وائسرائے نے پُوچھا۔ کہ انگریزی راج کو آپ کیسا سمجھتی ہیں۔ اور گاندھی جی کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے۔ چوہدری صاحب کی والدہ محترمہ نے جواب دیا کہ "جو حکومت مسلمانوں کے لئے بہتر ہے وہی اچھی ہے۔ انگریزی حکومت کی بدولت ہمیں بہت سے آرام حاصل ہیں اس لئے میں اس کی مشکور ہوں۔ گاندھی جی اوّل تو ہندو ہیں۔ دوم ناشکرے ہیں" لارڈ ولنگڈن اس جواب سے بہت خوش ہوئے ؛

لیڈی ولنگڈن کی زندگی ہندوستانی خواتین کے لئے سبق آموز ہے۔ خاوند کی خدمت گذاری، گھر کے حسن انتظام اور ہمدردی بنی نوع انسان کے کاموں میں وہ ان کے نیک نمونہ کی تقلید کر سکتی ہیں۔ ہماری خواتین کو چاہیئے۔ کہ زیادہ فیشن میں پڑنے کی بجائے اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھیں ؛

انگلستان میں انگریز خواتین ہر روز بالٹی میں پانی بھر کر گھٹنوں کے بل پر زمین پر بیٹھ کر گھر کا سارا فرش اپنے ہاتھوں سے صاف کرتی ہیں۔ جب خاوند تھکا ماندہ دن بھر کام کر کے گھر آتا ہے۔ اس وقت بی بی صاف کپڑے پہنکر خاوند کے استقبال کیلئے تیار ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ خُذ ما صفا ودع ما کدر۔ ہمیں بھی چاہیئے۔ کہ انگریزی تہذیب کی اچھی باتوں کی تقلید کریں۔ اور اُن کے تمدن کی بُری باتیں جو ہندو سوسائیٹی میں اور بعض مسلمان گھرانوں میں داخل ہو رہی ہیں۔ دُور کرنے کی کوشش کریں ؛

والسلام

عبد الوہاب عمر۔

شذرات و اقتباسات

گھر والی کی ذمہ واری

میری رائے میں دیہات سُدھار کا دوسرا نام گھر سدھار ہے۔ کیونکہ ملک کا مرکز ہے گھر۔ اور جبتک گھر نہ سُدھرے ملک کس طرح سدھر سکتا ہے۔ لیکن گھر کا مرکز ہے گھروالی جب تک گھروالی اس کام میں دلچسپی نہیں لے گی۔ ہماری مشکلات حل نہیں ہوسکینگی۔ گھروالی ہی گھر کی ذمہ دار ہے۔ اور جہاں تک اسکو سمجھ ہے۔ وہ اپنا فرض پُورا کرنے میں کوتاہی نہیں کرتی۔ جس کا ثبوت یہ ہے۔ کہ اگر آپ کسی زمیندار کے گھر میں جائیں۔ تو آپ دیکھیں گے۔ کہ گھروالی کے حسن انتظام کیوجہ سے کمروں میں گندگی کا نام نہیں۔ برتن چمکتے ہوئے ہوں گے۔ فرش صاف سُتھرا اور ہر چیز قرینے سے لگی ہوئی پائیں گے۔ اگر کسی چیز کی کمی ہے۔ تو وہ اس بیچاری گھروالی میں علم کی ہے۔ اُسے علم اور فرصت اگر دونو ہوں تو وہ نہ صرف گھر اور گاؤں کو ہی صاف سُدھارے گی، بلکہ ملک کو بھی سُدھار دے گی۔ مگر افسوس ہم لوگوں نے گھر کی بہتری کے لئے تو تجاویز تیار کرلیں۔ لیکن جو گھر کے رسم و رواج کی رکھوالی گھر کا خرچ۔ گھر کی آسایش روٹی پکانے چھوٹے بچّوں کو تعلیم و تربیت دینے اور کپڑے وغیرہ تیار کرنے بلکہ سب چیزوں کی جن سے گھر کی زندگی بہت بہتر ہوجاتی ہے۔ ذمہ وار تھی اُسے ہم بھول گئے۔ ؂

دیہاتیوں میں سب سے بڑی تکلیفیں فریق بندی لڑائی فساد لٹھ بازی۔ چوری مویشی۔ رشوت لینا اور دینا۔ جھوٹی شہادت وغیرہ ہیں۔ اور جیساکہ میں نے ابھی فضول خرچی سُستی اور نااتفاقی کے بارے میں کہا تھا۔ یہ بھی دراصل مالی کمزوری کیوجہ سے نہیں۔ بلکہ اخلاقی کمزوری کیوجہ سے ہیں۔ اور اگر یہ رفع ہوجائیں تو دیہات میں امن اور خوشحالی فوراً ہو جائے گی۔

لیکن ان بُرائیوں کا باعث کیا ہے۔ خودداری اور خودضبطی کی کمی۔ اور یہ خوبیاں بھی دیگر قسم کی اخلاقی تعلیم کے ساتھ ساتھ بچپن ہی میں سکھائی جاتی ہیں اور ان کو ماں کے سوائے اور کوئی نہیں سکھا سکتا۔ لیکن جب تک ماں کو تعلیم نہیں ملیگی۔ اور اسے بچّوں کی تربیت کا علم نہیں ہوگا۔ وہ کس طرح اپنے بچّوں کے اخلاق کو سنوار سکتی ہیں۔ لہذا گاؤں کی بُرائیاں بھی دُور نہیں ہوسکتیں۔ ؂

ان تمام باتوں پر غور کرنے اور دیہات کے کام میں ۱۶ سال کے تجربے کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ جب تک صحیح قسم کی نسوانی تعلیم اور عورتوں کی بہبودی کی طرف پوری توجہ نہ دی جاوے۔ دیہات سُدھار کا کام نہ تو مکمل ہوگا۔ اور نہ ہی مستقل ہوگا۔ ؂

(کمشنر اصلاح دیہات کی براڈکاسٹ تقریر)

عورتوں کے فرائض

سب سے زیادہ بُری عادت جو اکثر عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ یہ ہوتی ہے۔ کہ شادی کے بعد وہ شوہر کو قطعی گھروالوں سے جُدا کرنا چاہتی ہے۔ اور یہ کوشش

کرتی ہے۔ کہ شوہر کی کمائی کی واحد مالک بن کر رہے۔ سمجھدار مرد کبھی یہ گوارا نہیں کرسکتے۔ کہ محض ایک بیوی کے لئے اپنے ماں باپ۔ بہن بھائی۔ عزیز و اقارب۔ چھوڑ دیں۔ نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ روز ایک نیا جھگڑا پیدا ہوکر جنگ شروع ہو جاتی ہے۔ ایسی عورتوں سے نہ صرف شوہر بلکہ اس کی ساری سسرال والے نفرت کرنے لگتے ہیں۔ ایسی عورتوں کو شرمندہ ہوکر سوچنا چاہیئے۔ کہ ان کا حق اتنا نہیں جتنا کہ ماں باپ کا ہے۔ جنہوں نے اپنے طاقتور دماغ کو تھکا کر اسکے کمزور و ناتواں جسم کو اپنے خون سے پرورش کیا۔ اور صرف اسی امید پر کہ ہمارا سہارا بن کر رہے۔ ہمارے بڑھاپے میں کام آئے۔ ہمارا کلیجہ ٹھنڈا رہے۔ نہ کہ اس لئے کہ ایک نفس پرست عورت روپیہ کو اپنے کام میں لانا چاہے اور سب کو محروم کردے۔ عورت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہونی چاہیئے۔ کہ وہ شوہر کے ساتھ اسکے رشتہ داروں کو بھی خوش رکھ سکے۔ اور کبھی یہ کوشش نہ کرے۔ کہ صرف میں ہی خود مختار بن کر راج کروں۔ اُسے اپنی ساس کا سب سے زیادہ احترام کرنا چاہیئے۔ لیکن بدقسمتی سے ہندوستانی عورتوں میں سب سے زیادہ بُرا سلوک ساس کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اور نہ معلوم کیوں۔ بہو ساس کی دشمنی پر کمربستہ ہو جاتی ہے۔ یہ بات اکثر جاہل عورتوں میں ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ کے متعلق یہ سُنتے ہیں۔ کہ بہو کی حقیقت بے زبان گُڑیا سے زیادہ نہ تھی۔ ساس اُن کی موت و زندگی کی مالک تھیں۔ لیکن آج کل اُلٹی چال ہے۔ جو بیوقوف لڑکیاں ساسوں کو اپنا دشمن سمجھتی ہیں۔ اُن کو سوچنا چاہیئے۔ کہ کس آرزو اور کس محنت سے اُس نے اپنی ہستی کو مٹا کر اپنے اِس بچے کو پالا ہے جسکی "منظور نظر" بہو ہے۔ پھر یہ بات کیسے ممکن ہوسکتی ہے کہ ساس بہو سے بجائے محبت کے بُرا سلوک کرے۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا ہے۔ اَے عورتو! ساسوں کی خدمت کرکے دیکھو کہ وہ تمہیں کتنا اچھا سمجھتی ہیں۔ تمہارے لئے بھی آخر یہی وقت آنا ہے۔ جو بوؤ گی وُہی کاٹو گی۔ جو کچھ آج سلوک تمہارا ہے۔ وُہی کل تمہارے چھوٹے تمہارے ساتھ کریں گے ❊

ایران اور پردہ

عورتوں کو بُرقع پہنانے سے اصل غرض تو یہ تھی۔ کہ بے پردگی کے حیا سوز واقعات پیش نہ آئیں مگر افسوس ہے۔ کہ ان فوائد کو ہمارے مغرب زدہ بھائیوں نے پس پشت ڈال دیا۔ برادران اسلام میں سب سے زیادہ ترکوں نے اس معاملہ میں یورپ کی تقلید کی۔ جہاں عورتیں بے پردہ ہو کر گھومنے پھرنے لگیں۔ مگر چونکہ غازی کمال پاشا ترکوں کے حیات ثانیہ کے باعث ہوئے ہیں۔ ترکوں نے "اتاترک" کی تجویز بے پردگی کی مخالفت نہیں کی۔ اب طہران کی خبروں سے معلوم ہوا۔ کہ حکومت ایران نے ترکوں کی تقلید میں بُرقع کو ایران سے اُٹھا دیا۔ اور پبلک مقامات پر بُرقع پوش عورتوں کے آنے کی ممانعت کردی گئی۔ اور جن عورتوں نے بُرقع پوش ہوکر نکلنے کی جُرأت کی۔ اُن کو حکومت کے قانون سے باخبر کردیا گیا۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ عورتوں کے مظاہرہ حُسن

میں قوم کی کیا ترقی مضمر ہے۔ یاد ہوگا۔ کہ جب سابق شاہ امان اللہ خان یورپ کی سیر و تفریح سے واپس آئے تھے۔ اور خواتین کابل کے لئے بے پردگی کا حکم نافذ کیا تھا۔ تو علماء اور رعایا سب ہی بیزار ہو گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ شاہ کو بیک بینی دو گوش ملک چھوڑنا پڑا۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ ایران کے مسلمان اس بے پردگی کو کیونکر گوارہ کریں گے؟

ہندو عورت کا اقتصادی درجہ

(نئی دہلی۔ ۱۷ر اپریل) اسمبلی میں ہندو عورتوں کے حقوق کے متعلق ایک اہم بل پیش کیا گیا ہے۔ اور اسے رائے عامہ کے لئے مشتہر کیا گیا ہے۔ ڈاکٹر دیشمکھ محرک بل نے اس بل کے حق میں ایک بڑی جامع لیکن مختصر سی تقریر کی۔ اُمید کی جاتی ہے۔ کہ اس تقریر کو دلچسپی سے پڑھا جائے گا۔ اور اس سے اس مقصد کو سمجھنے میں مدد ملیگی۔ جو کہ اس بل کی تہ میں ہے۔

محرک کی تقریر:۔ بل کا اصول یہ ہے۔ کہ ہندو عورتیں دوسرے مذاہب کی عورتوں کی طرح اس امر کی اہل ہیں کہ ان کو جائیدادیں سے حق دیا جائے۔ مجھے اس امر کی خوشی ہے۔ کہ میرے اس بل سے مذہب یا عقیدہ کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ ایک قانون کا معاملہ ہے۔ اور اسی قانون کا جس کا فی زمانہ سے عدالتوں میں اطلاق ہو رہا ہے۔ ہندو قانون کی بجائے ایک .... ہے۔ جن لوگوں نے ہندو کلچر کو پڑھا ہے۔ اور جو لوگ ہندو مذہب اور ہندو سوسائیٹی کے پرانے قواعد کی بابت کچھ جانتے ہیں۔ میرا یقین ہے۔ کہ میرے ساتھ اس بات میں پورا پورا اتفاق کریں گے۔ کہ یہ کوئی نئی بدعت نہیں ہے۔ بلکہ قدرتی حق کی بحالی ہے۔ جہاں تک رائے عامہ کا تعلق ہے۔ میں یہ بتلا دوں کہ ریاستہائے بڑودہ میسور اور ٹراونکور میں لیجسلیچر میرے بل کی نسبت بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ اور اس سے ہندو سوسائیٹی کا مطلقاً کوئی نقصان نہیں ہوا۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ کہ ہماری اسمبلی کو جسے بجا طور پر ایک مہذب حکومت کی لیجسلیچر شمار کیا جائے گا۔ جملہ ہندو عورتوں کو وہ حق دینا چاہیئے۔ جس سے وہ انسان تصوّر کی جاسکیں۔ اور ان کا صرف گذارہ کا حق ہی تسلیم نہ کیا جائے۔ بلکہ ان کو مکمل طور پر زندہ رہنے کی اجازت ملنی چاہیئے اور ایسا تب تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک ان کو کسی نہ کسی قسم کا اقتصادی درجہ نہیں دیا جاتا۔ یہ اقتصادی درجہ ہندو سوسائیٹی کی پرانی روایات اور تمدن کے مطابق ہے۔ اور اس لئے مجھے یقین ہے۔ کہ ہندو اس بل کی حمایت کریں گے۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ انصاف اور عدل کی بنا پر مجھے اُمید ہے۔ کہ باقی جماعتیں بھی اس بل کی حمایت کریں گی ۔

تصحیح

مصباح یکم مئی ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں سماۃ برکت بی بی زوجہ امام بیگ غلط چھپا ہے۔ اس کی بجائے بنت مرزا امام بیگ صاحب پڑھا جائے ۔

(سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

عجائبات

دُنیا کا سب سے چھوٹا بونا سپاہی جس کی عمر ۲۸ سال ہے۔ افریقہ کی زُولو قوم سے تعلق رکھتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ دُنیا بھر میں سب سے چھوٹا انسان ہے۔ اس کا قد صرف بیس انچ ہے۔ اُس کے لباس کے لئے پون گز کپڑا کافی ہوتا ہے۔

۳۰ جون ۱۵۴۰ء میں جنیوا کی نقلی بال بنانیوالی ایک عورت کے خلاف اس الزام میں مقدمہ چلایا گیا کہ اُسنے ایک عورت کے بال گھنگریالے بنائے تھے۔ عدالت نے اُسے مُجرم قرار دیا۔ اور زندہ جلائے جانے کا حکم دیدیا۔ اس فیصلہ کے چار دن بعد اُسے زندہ جلا دیا گیا۔

آسٹریلیا کے اصلی باشندے بڑے پیٹو واقع ہوئے ہیں۔ اکثر اوقات ۲۰ سیر کا کنگرو دو آدمی مل کر کھا جاتے ہیں۔ ان لوگوں کے چھوٹے چھوٹے بچے ایک عام گورے آدمی سے دُگنا کھا جاتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں ایک گیلن پانی پی جانا ان کے لئے معمولی بات ہے۔

ہندوستان کے بعض حصّوں میں ججوں کی جگہ بتّیاں گھریلو جھگڑوں کا فیصلہ کرتی ہیں۔ جب میاں بیوی طلاق لینا چاہیں۔ تو ہر ایک اپنی اپنی بتّی جلاتا ہے۔ جس کی بتّی بجھ جاتی ہے۔ پنچائیت اُسے مُجرم قرار دیتی ہے۔ خواہ بتّی اتفاقیہ ہی کیوں نہ بجھ جائے۔ بتّی بجھنے پر اُس مرد یا عورت کو فوراً گھر چھوڑنا پڑتا ہے۔ جس کی بتّی بعد میں بجھے اُسے گھر کی تمام جائیداد کا وارث اور حقیقی مالک قرار دیدیا جاتا ہے۔

گوہاٹی کی خبر ہے۔ کہ مسٹر ڈی گوسوامی پروفیسر کاٹن کالج کی ایک خادمہ عمر ۱۰ سال ۱۱ اپریل کی صبح سے سو رہی ہے۔ اور اسی حالت میں ۹۶ گھنٹے گزر گئے۔ لڑکی آسامی ہندو ہے۔ اور صحت بھی اچھی ہے۔ ڈاکٹروں نے معائنہ بھی کیا۔ اور اسی حالت میں مُنہ چیر کر اُس کو رقیق غذا بھی پہنچائی گئی۔ لڑکی نہ تو کچھ بولتی ہے۔ اور نہ آنکھیں کھولتی ہے۔ قلبی حالت بھی اچھی ہے۔ اور گوہاٹی میں اس قسم کا پہلا واقعہ ہے۔

شیخوپورہ۔ ۲۲۔ اپریل۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ایک مقامی اُستاد صبح کے وقت اُٹھا۔ اُس کے ساتھ اُس کا ۲ ماہ کا بچّہ بھی سویا ہوا تھا۔ مگر اُسے یاد نہ رہا اور اُس نے اپنے بستر کو لپیٹ دیا۔ اور بچّہ بھی بستر میں ہی رہا۔ اُس کی بیوی کام میں مصروف رہی جس کی وجہ سے اُسے بچّہ کا خیال نہ آیا۔ جب اُستاد مذکور سکول سے واپس آیا۔ اور آکر بستر کھولا تو بچہ مر چکا تھا۔

ٹڈکا کے علی شیخ آغا نے جسکی عمر ۱۳۷ سال ہے۔

اور جو اس وقت دُنیا بھر میں سب سے بوڑھا خیال کیا جاتا ہے ۔ ابھی ابھی پڑھنا اور لکھنا شروع کیا ہے ۔ وہ ٹرکی کروستان کے ایک گاؤں میں رہتا ہے ۔ اگر کوئی شخص علی شیخ آغا کو بوڑھا کہے ۔ تو وہ بہت بُرا مناتا ہے ۔ اور توقع کرتا ہے ۔ کہ وہ ۵۰ برس اور زندہ رہیگا ۔ علی شیخ آغا کی صحت بالکل ٹھیک ہے ۔ بینائی نارمل ہے ۔ اس کا دل و دماغ درست ہے ۔ اس کا ثبوت یہ ہے ۔ کہ وہ پہلے بالکل ان پڑھ تھا ۔ اور اُس نے اب لکھنا پڑھنا شروع کر دیا ہے ۔ اُس کی تین بیویاں اور ۱۱ بچے ہیں ۔ سب سے چھوٹے بچے کی عمر ۱۰۰ سال ہے ۔ (ماشاء اللہ)

لاک پورٹ کی ایک عورت مسز سلویا ولیمز جس کی عمر ۴۲ سال ہے ۔ اور جو تین بچوں کی ماں ہے ۳ ماہ متواتر گہری نیند سوئی رہی ۔ حال ہی میں اُس نے آنکھیں کھولی ہیں ۔ اور اُسے معلوم ہوتا ہے ۔ کہ وہ صرف ایک رات کی نیند سے بیدار ہوئی ہے ۔ تین ماہ بے حس و حرکت پڑے رہنے سے اس کی صحت پر مطلقاً کچھ اثر نہیں ہوا ۔ اس دوران میں اس نے ایک بار بھی اپنی آنکھ نہیں کھولی ۔

وسط افریقہ کے کئی حصوں میں چیونٹیوں کو کڑاہی میں تل کر لوگ بڑے شوق سے کھاتے ہیں ۔ امیزن کے کناروں پر رہنے والے اصلی باشندے ایک قسم کا کیچڑ کھاتے ہیں ۔ بارشی قلی ہوہوں کو آلوؤں کی طرح پکا کر کھاتے ہیں ۔ ترکستان میں بڑی بڑی دعوتوں کے موقعوں پر کالی بلّی کا گوشت بہت پسند کیا جاتا ہے ۔

واقعات

لاہور ۔ ۲۰ ۔ اپریل ۔ ایک بوڑھی عورت جس کی عمر تقریباً ایک سو سال ہوگی ۔ اور جو کوئٹہ جانا چاہتی تھی ۔ آج صبح کراچی میل کی روانگی سے تھوڑی دیر پیشتر ریلوے سٹیشن کے نمبر چار پر گر پڑی اور فوراً مر گئی ۔ معلوم ہوا ہے ۔ کہ وُہ کچھ عرصہ سے بیمار تھی ۔

(لاہور ۔ ۲۰ ۔ اپریل) آج لاہور ہائیکورٹ میں چیف جسٹس مسٹر نہرو کے روبرو وزیر آباد کے ایک ریلوے گارڈ پرتھوی چند کی بیوی پاربتی کے سنسنی خیز قتل کا مقدمہ پیش ہوا ۔ ملزم محمد حسن پرتھوی چند ریلوے گارڈ کے لڑکے کشن چند کو پڑھایا کرتا تھا ۔ ایک دوسرا شخص عبد القیوم (وعدہ معاف گواہ) اس کو فارسی پڑھایا کرتا تھا ۔ ۳ ۔ اپریل ۱۹۳۵ء کو ملزم اور وعدہ معاف گواہ نے اپنے شاگرد کو اس بہانے پر سینما دیکھنے بھیج دیا ۔ کہ ہم بھی تمہارے پیچھے آئیں گے ۔ اور ملزم نے خود پرتھوی چند گارڈ کے گھر جا کر پاربتی دیوی کو کہا ۔ کہ دھاگے اور تعویذ کرنیوالا ایک مشہور مولوی آیا ۔ مقتولہ اپنے لڑکے کیلئے دھاگا ۔ تعویذ کرانے کے لئے ملزم کے ساتھ ہولی ۔ ملزم اسے ایک مکان کے اندر لے گیا ۔ جہاں کہ وعدہ معاف گواہ پہلے ہی موجود تھا ۔ ملزم نے مکان بند کر کے مقتولہ کو زمین پر گرا دیا ۔ اور اس کے مُنہ میں کپڑا ٹھونس کر اس کی چھاتی پر چڑھ گیا ۔ مقتولہ کا سر دھڑ سے جُدا کر دیا ۔ اور لاش کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک بوری میں بند

کر دیئے۔ اور لاش ایک نالہ میں بہا دی۔ کسی مقام پر لاش پانی میں تیرتی ہوئی پائی گئی۔ اور پولیس نے دوران تفتیش میں ملزم محمد حسن اور عبدالقیوم وعدہ معاف گواہ کو گرفتار کر لیا۔ عدالت نے ملزم محمد حسن کو پھانسی کی سزا دی۔ اور عبدالقیوم سلطانی گواہ بن گیا تھا۔ آج فاضل جج نے ملزم کی اپیل مسترد کر دی۔ اور سزائے پھانسی بحال رکھی ؛

ایک شخص جو کئی ماہ سے پاگل ہے۔ اچانک قصبہ درہ سے نکل کر چراگاہ کیطرف چلا گیا۔ وہاں سب چرواہے ڈر کے مارے بھاگ گئے۔ مگر ایک خورد سال لڑکا کھڑا رہا۔ پاگل نے اُسکے سر پر اس زور سے لاٹھی ماری کہ وُہ مر گیا۔ پولیس کو اطلاع دی گئی۔ جس نے لاش پر فوراً قبضہ کر لیا۔ اور پاگل کو گرفتار کر لیا ؛

مسمی سنتو مہتر اپنے ۸ ماہ کے خوردسالہ بچہ کو اپنے گھر پر بہ نگرانی دیگر بچہ چھوڑ کر خود کام پر چلا گیا۔ اور ایک اڑھائی ماہ کا کتے کا بچہ بھی جو کہ اسی کا پالتو تھا قریب ہی بیٹھا رہا۔ جب نگرانی والا بچہ بھاگ گیا۔ تو کتے نے بچہ کو پیٹ کے قریب سے کھانا شروع کر دیا۔ اور کچھ حصہ کو قطعی طور پر خالی کر دیا۔ بچے کے بہت رونے سے اسکے ماں باپ کو خبر لگی۔ جب وہ دوڑے ہوئے پہنچے اس کو فوراً مشن ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ ابھی تک بچہ زندہ ہے ؛

نیو دہلی۔ ۲۱۔ اپریل۔ بیورے سب انسپکٹر پولیس

چندن سنگھ کی خودکشی کی مزید تفاصیل مظہر ہیں۔ کہ ویروار کو چندن سنگھ کی بیوی کی موت ہوئی۔ اس کا اسے اسقدر صدمہ ہوا۔ کہ اُسنے بھی اپنی بیوی کی چتا میں جل کر جان دینے کی ٹھانی۔ اور شمشان بھومی میں جا کر چتا کو آگ دکھائی گئی۔ تو وہ بھی کودنے لگا۔ مگر اسکے رشتہ داروں نے اُسے بمشکل تمام باہر کھینچ لیا۔ اور اس اندیشہ کے پیش نظر کہ کہیں وہ خودکشی نہ کر لے۔ اسپر کڑی نگرانی رکھی گئی۔ دو دن تک تو اسکے رشتہ دار اسکی نگرانی کرتے رہے۔ مگر اسے اپنی بیوی کی جدائی کا اس قدر صدمہ تھا۔ کہ اُسنے سینچروار کو اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا۔ اور اندر سے تالا لگا دیا۔ اور ریوالور چلا کر خودکشی کر لی ؛

موضع مانگہ سے جو سڑک لاہور کو جاتی ہے۔ اس پر پتوکی کے دو شخص لاری پر سوار ہونے کے لئے بیٹھے تھے۔ ان کے ساتھ ایک چھوٹا سا بچہ بھی تھا۔ جو کہ ساتھ ہی ایک چوبچہ میں کھیل رہا تھا۔ اسی چوبچہ میں ایک زہریلا سانپ بھی بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بچہ اور سانپ دونوں آپس میں کھیلتے رہے۔ لیکن سانپ نے اس کو کچھ اذیت نہیں پہنچائی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب لڑکے کے باپ نے دیکھا۔ کہ اس کا بچہ سانپ کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ تو جلدی سے اُس نے بچے کو اوپر کھینچ لیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سانپ بہت ہی زہریلا تھا ؛

شیخوپورہ۔ ۲۴۔ اپریل۔ سید بشیر حیدر مجسٹریٹ درجہ اوّل شیخوپورہ کی عدالت میں پونے آٹھ روپے کے

زیورات کی خاطر ایک چھ سالہ لڑکی کے مبینہ قتل کی روئداد سنائی گئی۔ اس مقدمہ میں لاہور کا ایک درزی ملزم ہے۔ استغاثہ کا بیان ہے۔ کہ ملزم نے لڑکی کا جو اُس وقت چھ سالہ کی لڑکی ہے اسوقت اغوا کرلیا جبکہ وہ سکول جارہی تھی۔ اور اُس کی سونے کی بالیاں اتار لیں۔ اور اُسے کنوئیں میں پھینک دیا۔ چار دن کے بعد لڑکی کی لاش ملی۔ اور پولیس نے تفتیش کے بعد ملزم کو گرفتار کرلیا ؂

اونٹاریو (کینیڈا) کی مسز ایلمر سیٹوارٹ کے ہاں متواتر تین مرتبہ تین تین بچے پیدا ہوتے رہے۔ گویا تین سال میں اس کے ہاں نو۹ بچے پیدا ہوئے۔ مسز مذکور کی صحت غیر معمولی طور پر اچھی ہے۔ اور نہ ہی زچگی کے دنوں میں وہ کوئی تکلیف محسوس کرتی ہے ؂

نئی دہلی۔ ۲۱۔ اپریل۔ جھالرا پٹن سے ایک افسوسناک حادثہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ ایک ماں کا اکلوتا بیٹا تھا۔ وہ تالاب پر نہانے لگا۔ ماں بھی ساتھ تھی۔ لڑکا گہرے پانی میں چلا گیا اور ڈوبنے لگا۔ مامتا کی ماری ماں نے بھی اُسکے پیچھے چھلانگ لگادی۔ وہ اس تک پہنچنے میں کامیاب تو ہوگئی اور اُسے جاکر پکڑ بھی لیا۔ مگر اسے باہر نہ نکال سکی۔ دونوں ایکدوسرے سے چمٹے ہوئے وہیں ڈوب کر مر گئے ؂

بھاگلپور۔ ۲۱۔ اپریل۔ پرسوں رات یہاں شدت سے ژالہ باری ہوئی۔ جو آدھ گھنٹہ سے زیادہ دیر تک رہی۔ اور موٹر کاروں کے پردوں۔ بازار کے لیمپوں اور شیشے کے سامان (کھڑکیوں اور روشندان وغیرہ) کو سخت نقصان پہنچا۔ اولے غیر معمولی سائز کے تھے۔ اور ان میں سے بعض تو ۳ انچ قطر کے تھے کسی قسم کا نقصان جان نہیں ہوا ؂

(بریلی ۲۶۔ اپریل) بھانگا کے ایک نواحی گاؤں سے آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں گذشتہ ۲۳۔ اپریل کو آتش زدگی کی ایک ہولناک واردات وقوع پذیر ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں سارے کا سارا گاؤں جل کر خاک سیاہ ہوگیا ہے۔ ایک اہیر عورت آتش زدگی کی اس واردات کے نتیجہ میں زندہ جل گئی ہے۔ اور ایک اور عورت کا جسم بھی جل گیا ہے ؂

اوٹکمنڈ ۲۶۔ اپریل۔ اوٹکمنڈ سے آٹھ میل کے فاصلہ پر ایک تالاب میں تین۳ نوجوان عورتوں کی لاشیں ملی ہیں۔ ایک بیاہتا تھی۔ دوسری بیوہ اور تیسری کنواری تھی۔ وہ ایندھن اکٹھا کرنے کے لئے باہر گئیں لیکن واپس نہ آئیں۔ ڈاکٹری شہادت سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے آپس میں خودکشی کا معاہدہ کیا ہوا تھا ؂

منٹگمری۔ ۱۶۔ اپریل۔ عارف والا سے ایک سنسنی خیز خبر موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ دولاریاں عارف والہ کی طرف جارہی تھیں۔ کہ راستے میں دو عورتیں بیٹھی ہوئی نظر آئیں۔ دونوں عورتیں

لاری کے انتظار میں تھیں۔ کیونکہ انہوں نے حارث والہ جانا تھا۔ دونوں لاری ڈرائیوروں نے عورتوں کو اپنی لاری میں بٹھانے کے لئے زور سے لاریاں دوڑائیں اور ایک دوسری پر سبقت لے جانے کی کوشش کی۔ مگر دونوں عورتیں ان لاریوں کی جھپٹ میں آکر ہلاک ہوگئیں۔ لاشوں کو پوسٹ مارٹم کیلئے یہاں لایا گیا ہے ؛

لاہور۔ ۱۷۔ اپریل۔ قرآن مجید کی ایک جلد جس کے پانچسو سے زیادہ صفحے ہیں۔ اور جو اورنگ زیب کے ہاتھ کا لکھا ہوُا بیان کیا جاتا ہے۔ حال ہی میں لاہور میں دستیاب ہوُا ہے۔ اس کا وزن تقریباً ۵ سیر ہے۔ اور اس کی ریشمی جلد پر زر دوزی کا کام ہوُا ہوُا ہے۔ ہر ایک سورہ کے شروع میں نہایت نفیس بیل بوٹے بنے ہوئے ہیں۔ مختلف سورتوں کے مختلف بیل بوٹے ہیں۔ یہ قرآن ۱۰۸۳ھ ہجری میں لکھا گیا تھا۔ اِس کے موجودہ مالک نے جو لاہور میں رہتا ہے۔ اسے ایک افغان شہزادی سے لیا تھا ؛

ڈلہوزی ۱۷۔ اپریل۔ چند روز ہوئے موضع لوہاں میں ایک پہاڑی عورت کے ہاں عجیب الخلقت بچہ پیدا ہوُا۔ جو نہ ہی لڑکا تھا اور نہ ہی لڑکی۔ اس کا سر تقریباً ایک فٹ لمبا تھا۔ ٹانگیں چار انچ لمبی اور انگلی کیطرح پتلی تھیں۔ کان ہاتھی کیطرح بڑے بڑے تھے۔ اور آنکھیں باہر کیطرف نکلی ہوئی تھیں۔ پیدائش بھی بڑی مشکل سے ہوئی۔ بچہ پیدائیش کے بعد فوراً ہی مرگیا ؛

ایک بچہ گندی نالی میں ڈوبتا ہوُا ایک عورت نے نکالا کہا جاتا ہے۔ کہ لڑکے کی بہن اسے کھلا رہی تھی جبکہ لڑکا اُس کے سامنے ہی گہری گندی نالی میں گر گیا لیکن لڑکی نے ڈرتے ہوئے اپنے والدین سے ذکر نہ کیا کیونکہ نالی گہری تھی۔ اس لئے وہ خود نکال بھی نہ سکی آخر جب لڑکے کی ماں نے اس لڑکی سے لڑکے کے متعلق باز پرس کی۔ تو اُسنے بتایا۔ کہ وہ نالی میں گرا ہوُا ڈوب رہا ہے۔ جسپر تمام محلے کی عورتیں اور مرد اس نالی پر آگئے۔ دیکھا تو لڑکا ابھی غوطے کھا رہا تھا۔ اُسے فوراً نکال کر گھڑے پر لٹا دیا گیا۔ جس سے وہ جلد ہوش میں آگیا۔ اس طرح سے ایک قیمتی ننھی جان بچ گئی۔ والدین کو چاہیئے۔ کہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کے سپرد بچوں کے کھلانے کا کام نہ کیا کریں ؛

منٹگمری ۱۹۔ اپریل۔ کسووالی پولیس نے نہر سے ایک عورت کی لاش برآمد کی ہے۔ جس کے تمام اعضاء ہاتھ پاؤں اور سر کٹے ہوئے تھے۔ طبّی معائنہ سے معلوم ہوُا۔ کہ عورت کے حمل کے دن پورے ہو چکے تھے۔ پولیس سرگرمی کے ساتھ تفتیش کر رہی ہے ؛

۱۹۔ اپریل۔ لاہور۔ ایک نوجوان مسلمان عورت جس کے دماغ میں خلل تھا۔ موضع کوٹ لکھپت میں ایک رشتہ دار کے ہاں علاج کرانے کے لئے آئی ہوئی تھی۔ کل صبح کو ریلوے لائن پر سے گذر رہی تھی۔ کہ اچانک لاہور سے آنیوالی گاڑی کے نیچے آگئی۔ اسکی دونوں

ٹانگیں کٹ گئیں۔ اور وہ ہسپتال میں پہنچنے سے پہلے پہلے مرگئی ؛

امرتسر ۲۰-اپریل ایک سائیکل سوار لڑکی جو لارنس روڈ پر آرہی تھی۔ اسکی ساڑھی سائیکل کی زنجیر میں پھنس گئی اور وہ گر پڑی۔ اس کا ایک پاؤں بھی زنجیر میں پھنس کر زخمی ہوگیا۔ چند راہگیروں نے اسکی مدد کی۔ اور اُسے بدقت تمام اپنے گھر پہنچایا ؛

بنارس ۱۹ اپریل۔ بنارس شہر ریلوے سٹیشن پر ایک ۴۸ سالہ ہندو عورت گاڑی کے نیچے آکر کٹ کر مرگئی اسکی تلاشی پر اسکی جیب سے ایک کاغذ برآمد ہوا جس میں لکھا تھا۔ کہ میں اپنے شوہر کی جدائی برداشت نہیں کرسکتی اس لئے اپنی جان دے رہی ہوں ؛

دہلی ۱۲ اپریل۔ کوئینز وے لین نئی دہلی سے ایک یوربین لیڈی ڈاکٹر پر قاتلانہ حملہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ مضروبہ نے بیان کیا ہے۔ کہ وہ جمعہ کی شام کو آرام کر رہی تھیں۔ جبکہ بہرے نے لاٹھی کے ساتھ اُن پر حملہ کردیا۔ اُن کی چیخ و پکار پر ہمسائے جمع ہوگئے۔ لیکن حملہ آور بھاگ گیا مضروبہ کو ہسپتال پہنچایا گیا ؛

سرگودھا ۲۰ اپریل۔ ایک شادی شدہ ہندو عورت اپنے رشتہ داروں کے ساتھ بیساکھی کا میلہ دیکھنے کے لئے گئی۔ جہاں اُسنے اپنی فوٹو کھچوائی۔ جسپر خاوند نے اظہار ناراضگی کیا۔ اس کو برداشت کرکے لڑکی نے افیون کھاکر خودکشی کرلی۔ لڑکی کا ماموں اور ماموں زاد بھائی زیر حراست کرلئے گئے ہیں ؛

سرگودھا ۱۹ اپریل۔ موضع پھلروان میں شام کے وقت ایک نوجوان لڑکی سیر کے لئے باہر گئی۔ کہ تین سکھ گھوڑوں پر سوار آئے۔ اُن میں سے ایک نے بڑھکر لڑکی کا مُنہ بند کرلیا۔ اور دوسرے نے طلائی کنگن اُتارنا شروع کردیئے۔ لڑکیوں نے یہ دیکھکر شور مچادیا۔ جسپر ڈاکو بھاگ گئے ؛

احمدآباد ۴ مئی۔ ایک ریلوے فائرمین کی بیوی نے اپنے خاوند کی عدم موجودگی میں جو ڈیوٹی پر گیا ہوا تھا۔ اپنے دو بیٹوں کو جن کی عمر بالترتیب چار سال و دس ماہ تھی۔ نہایت بے دردی سے قتل کردیا۔ اور پھر خود بھی خودکشی کرلی۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ فائرمین مذکور کنکاریا یارڈ میں رہتا تھا۔ وہ ڈیوٹی پر گیا ہوا تھا۔ کہ اس کی بیوی نے مکان کا دروازہ اندر سے بند کرلیا۔ اور اپنے دونوں بیٹوں کو کسی تیز ہتھیار سے قتل کردیا۔ اور پھر خود بھی خودکشی کرلی۔ جب ہمسایوں نے دیکھا کہ بڑی دیر تک دروازہ نہیں کھلا۔ تو انہوں نے پولیس کو اطلاع دی۔ جس نے موقعہ پر پہنچکر دروازہ توڑ ڈالا۔ اور اندر سے تین لاشیں نکالیں۔ جو پوسٹ مارٹم کے لئے لے جائی گئیں۔ مزید تفتیش ہو رہی ہے ؛

احمد پور کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں ایک نوجوان شیاما بھوجی جس کی عمر قریب ۱۸ سال کے تھی۔ اپنی نویلی دلہن کو علاقہ بجنور سے لا رہا تھا۔ کہ راستہ میں شدت گرمی سے سخت تنگ آ گئی۔ جب عورتیں نئی دلہن کو اُتارنے آئیں تو اُسے مُردہ پایا۔ ساری خوشیوں پر پانی پھر گیا۔ شیاما کی حالت بھی نازک بتائی جاتی ہے۔

(لاہور ۵ مئی) موچی گارڈ پولیس نے تین عورتوں کو زیر دفعہ ۳۷۹ تعزیرات ہند اس الزام میں گرفتار کیا ہے۔ کہ انہوں نے دوکان سے تین گچھے بلوری چوڑیوں کے سرقہ کئے تھے۔ واقعات یہ ہیں۔ کہ چار عورتیں جن میں تین نے شریفانہ طرز کے بُرقعے پہنے ہوئے تھے۔ اور بغیر برقعہ کے عورت جو اپنے آپکو ان تین کی رازدار ظاہر کرتی تھی۔ مختلف دوکان ہائے پارچات، بساطی و چوڑی گروں وغیرہ پر پھر کر سودا خریدنے کے بہانے سرقہ کا ارتکاب کرتی تھیں۔ کہ ۲ مئی کو بیروں موچی دروازہ بدرو کے کنارے گرفتار کر لی گئیں۔ اور برقعہ پوش بھاگ گئیں۔

امرتسر ۵ مئی۔ مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں موضع بھیلووال کے ایک بیس سالہ نوجوان جاٹ کے خلاف نہایت سنسنی خیز مقدمہ پیش ہوا۔ ملزم کیخلاف الزام یہ تھا۔ کہ اُسنے اپنے دس سالہ چچازاد بھائی کی دونوں آنکھیں نکال کر اُسے زندگی بھر کے لئے اندھا بنا دیا۔ عدالت نے ملزم کو سات سال قید اور دوسو روپیہ جرمانہ عدم ادائیگی جرمانہ کی صورت میں چھ ماہ مزید قید کی سزا دی۔ جرمانہ اگر وصول ہو گیا۔ تو لڑکے کو دیا جائیگا۔ استغاثہ کی کہانی اس طرح بیان کی جاتی ہے۔ کہ ایک دن سیوا سنگھ باہر کھیت میں بکریاں چرا رہا تھا۔ کہ ملزم نے اُسے زمین پر گرا کر ٹوکے سے اُس پر حملہ کیا۔ اور اُس کی دونوں آنکھیں نکال دیں۔ بیان کیا گیا۔ کہ مجروح لڑکے کے والدین نے ملزم پر چھ روپے کی چوری کا الزام لگایا تھا۔

جالندھر ۳ مئی۔ صدر پولیس جالندھر نے موضع جنڈیالی کی ایک عورت کا چالان زیر دفعہ ۳۰۲ تعزیرات ہند کیا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس عورت کے بچے پیدا ہو کر آٹھ ماہ کے بعد مر جایا کرتے تھے۔ وہ اکثر سادھوؤں اور فقیروں سے دریافت کرتی رہتی تھی۔ کسی فقیر نے اُسے بتایا۔ کہ اگر وہ کسی لڑکے کا خون کرے۔ تو اسکے بچے زندہ رہ سکتے ہیں۔ چنانچہ اُس نے اپنے گاؤں کے ایک کہار کے دوسالہ بچے کو ہلاک کر دیا۔ اور لاش کو ایک پڑوسی کے مکان میں پھینک دیا۔ لڑکے کے والدین کو اس کی فکر دامنگیر ہوئی۔ تلاش کرنے پر لاش مل گئی۔ اس قتل پر لوگوں کا شبہ ملزمہ پر تھا۔ کیونکہ اُس نے ایک روز پہلے بھی مقتول کا منہ کالا کر دیا تھا۔ پولیس کو اطلاع دے دی گئی ہے۔

شیخوپورہ ۲ مئی۔ موضع نندی پور سے اطلاع

موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں ایک مُردہ بیل کے پیٹ سے دو شیر خوار بچوں کی لاشیں برآمد ہُوئی ہیں۔ بیل کی لاش نے پانی کے بہاؤ کو روک دیا تھا۔ آخر کار زمینداروں نے بڑی مشکل سے لاش کو باہر نکالا۔ اور اسے چماروں کے حوالے کر دیا۔ جب ان چماروں نے لاش کو دیکھا تو وہ سخت حیران رہ گئے۔ کہ اسے نیچے سے ٹانکے لگے ہوئے ہیں۔ انہیں شک ہُوا۔ کہ کسی نے ضرور کچھ شرارت کی ہے۔ جسپر انہوں نے پولیس کو معاملہ کی اطلاع دی۔ جس نے آکر اُن ٹانکوں کو توڑ دیا۔ اور اندر سے دو بچوں کی جن کی عمر ۲ اور ۴ سال کے قریب تھی لاشیں نکالیں۔ پولیس نہایت سرگرمی سے تحقیقات کر رہی ہے ۞

نتیجۂ امتحان!

قادیان سے مندرجہ ذیل طالبات امتحان انٹرنس میں کامیاب ہوئی ہیں:۔

(۱) امتہ القیوم بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔
(۲) امینہ رشید بیگم صاحبہ۔
(۳) محمودہ بیگم صاحبہ } دختران نواب محمد علی خان صاحب
(۴) منصورہ بیگم صاحبہ }
(۵) خورشید بیگم۔
(۶) حمیدہ صابرہ۔
(۷) مس محمودہ۔
(۸) زینب بیگم قریشی۔

بعض بیماریوں کا غذا کے ذریعہ سے علاج

خرابی معدہ۔ سیب۔ نارنگی۔ لیموں ۞
دمہ۔ انجیر۔ شہد۔ نارنگی۔ مالا بارنٹ ۞
قلت الدم۔ سیب۔ کیلا۔ اسفاناج۔ بہی ۞
قے الدم۔ انار۔ اسفاناج۔ کول ڈوڈہ۔ سبز خرفہ ۞
پھوڑے۔ شہد۔ سبز انجیر۔ سائری ۞
سرطان۔ سلیری۔ دارچینی۔ پیاز۔ لہسن ۞
سینہ کی بیماریاں۔ بادام۔ انجیر۔ لہسن۔ پیاز۔ نارنگی۔ شہتوت ۞
پھنسیاں۔ لہسن۔ لیموں۔ پیاز۔ مُولی ۞
ہیضہ۔ پیاز۔ کیمفر یعنی کافور۔ کافی (قہوہ) لیموں ۞
نزلہ (زکام) سیاہ انگور۔ شہتوت۔ مُولی۔ لسوڑیاں۔ آلوچہ۔ آلو بخارا ۞
قبض۔ روغن بادام۔ مکھن۔ کیسٹرائل۔ گرم پانی۔ روغن زیتون۔ گلاب ۞
دق۔ ساگ۔ دارچینی۔ کھجور۔ لہسن۔ انگور۔ شہد۔ نارنگی۔ زیرہ۔ گاجر ۞
کھانسی۔ سیاہ انگور۔ انجیر۔ شہتوت۔ لسوڑیاں۔ آلو بخارا۔ مولی ۞
اسہال۔ سیب۔ کافی (قہوہ) رسبیری۔ چاول۔ سونف۔ الائچی ۞
ایگزیما۔ خارش۔ لیموں۔ زیرہ۔ اخروٹ ۞
صرع (مرگی) سیب۔ انجیر۔ پٹھ۔ سلیری وغیرہ ۞
غشی۔ سیب۔ ہینگ۔ انجیر۔ انار ترش۔ پودینہ ۞
عام بخار۔ سیب۔ آش جو۔ انگور۔ لیموں۔ میٹھے انار ۞
نقرس (گاؤٹ) سیب۔ زیرہ ۞
دردِ سر۔ دارچینی۔ سیب۔ انگور۔ انناس۔ نارنگی۔ کشنیز ۞
سوزش چشم۔ سیب ۞
انفلوانزا۔ دارچینی۔ لہسن۔ نارنگی۔ گرم پانی ۞
سل بطنی۔ زیرہ۔ لہسن ۞
خارش۔ کیلا ۞ امراض گردہ۔ کیلا۔ سیب ۞

گرم کیسٹرائل پانی۔ نارنگی۔ لہسن۔ اسفاناج۔ انار ۞ بدہضمی۔ سیب۔ نمکین پنیر۔ لیموں۔ نارنگی۔ سونف ۞ ضعف جگر۔ سیب۔ کیلا۔ زیرہ۔ پنیر۔ انگور۔ لیموں۔ اسفاناج۔ انار ۞ امراض ریح۔ سیب۔ ساگ۔ زیرہ۔ شہد۔ بہی ۞ (زمیندار)

وصیتیں

۲۵۵۲ مسماۃ خدیجہ بیگم زوجہ مولوی عبدالعزیز صاحب مولوی فاضل قوم راجپوت عمر تقریباً ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بھکلانہ ڈاک خانہ خاص تحصیل و ضلع ہوشیارپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:- زیور قیمتی ڈیڑھ سو روپیہ۔ مہر مبلغ دو صد روپیہ جو میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ میری موجودہ جائیداد مندرجہ بالا حسب تفصیل ذیل ہے۔ زیور قیمتی ڈیڑھ سو روپیہ اور مہر مبلغ دو صد روپیہ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

گواہ شد:- عبدالعزیز مولوی فاضل ساکن بھکلانہ حال وارد نکودر خاوند موصیہ۔ العبد:- خدیجہ بیگم بقلم خود۔

گواہ شد:- علی بخش ولد ابراہیم احمدی سکنہ ... تحصیل نکودر بقلم خود۔

۲۵۲۸ مسماۃ بشیر النساء بی بی بیوہ رجب علی خاں قوم راجپوت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن سنور ریاست پٹیالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:-

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۲) اگر میری زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد کی قیمت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو

خوبصورتی کی جان تمام کریموں کی سرتاج
امراض چہرہ کیلوں چھائیوں ہاتھ و ... کا واحد علاج

گولڈن فیسلین رجسٹرڈ

جیسی ... حاسدوں کا ... نہیں ... جو ... حاسدوں کے ... دروغ بیانی کی ہے۔ ... ہم سے ہرگز ... نہیں منگوائی۔ جوابی کارڈ لکھ کر ... سے دریافت کریں۔ لکھنے والے کو اپنی تحریر ... معافی مانگنے کیلئے نوٹس دیا گیا ہے۔ آئندہ بھی ایسی غلط تحریر کا ہرگز خیال نہ کریں۔ پبلک کی ... مختصر ... صاحب ڈپٹی ڈائرکٹر ... جالندھر سے ... ہیں۔

"گولڈن فیسلین ... استعمال کر کے دیکھی ہے ... بہت مفید ہے"

قیمت فی شیشی ... علاوہ محصول ڈاک۔

(نوٹ) گولڈن فیسلین ہر پبلک کی ... پر ... خریدیں ...

ملنے کا پتہ گولڈن فیسلین فارمیسی ہریانہ ہوشیارپور

ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

(۳) میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرا حق مہر پچیس روپیہ چھ آنے۔ اور زیور طلائی و نقرئی مالیتی ستاسٹھ روپے دس آنے کل ایک سو دو روپے ہے۔ اور میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں ہے۔ بلکہ میرے گذارہ کے متکفل میرے عزیز ان بچے مسمیان محمد محمود خاں احمدی صوبی و عبد الوحید خاں احمدی صوبی و خان محمد صاحب و صوفی اللہ جان صاحب و میاں محمد خاں صاحب ہیں۔ فقط

گواہ شد:۔ محمد محمود خاں کمپوڈر احمدی سپر وصیت خلف رجب علی خاں صاحب مرحوم ۔ النگیلا، بقلم خود

زوجہ رجب علی خاں احمدی ساکن صوبی گواہ شد:۔ عبد الوحید یوسف زئی احمدی صوبی میڈیکل سٹور پٹیالہ سپر وصیت

گواہ شد:۔ عبد الغنی خاں پنشنر افسر فراشخانہ

مصباح کے خریداروں سے

میں مصباحی بہنوں کو توجہ کرتا ہوں۔ کہ وہ مصباح کی توسیع اشاعت کے لئے پوری پوری کوشش فرمائیں۔ موجودہ صورت میں مصباح کی آمد اس کے خرچ سے کم ہے۔ اپنے اپنے گھروں میں اور اپنے اقرباء میں اس کے خریدار مہیا کرنے چاہئیں ہم ہر ممکن سے ممکن رعایت وصولی چندہ کے لئے دینے کو تیار ہیں۔ جن خریداروں نے وی۔ پی واپس کر دیئے ہیں۔ وہ بذریعہ منی آرڈر چندہ بھیجکر عند اللہ ماجور ہوں۔ منی آرڈر کے ذریعہ چندہ بھیجنے میں یوں بھی بچت رہتی ہے۔ اور جو خواتین مضامین لکھنے کی مشق رکھتی ہوں۔ وہ قلمی امداد بھی دیں۔

اصلی فیسترین خریدیں نقلی سے بچیں
اپنے چہرہ کو رشکِ آفتاب بنانا چاہتے ہو۔ تو

فیسترین رجسٹرڈ

جیسی معتبر اور جادو اثر دوا استعمال کرو۔ یہ لطیف کریم منہ پر ہونے والی امراض کیل چھائیوں سیاہ دھبوں پھوڑے پھنسی ایگزیما وغیرہ کو جڑ سے دور کر دیتی ہے۔ **خوبصورتی میں اس کا ثانی نہیں**

حضور علیہ السلام کی ... کے خاندان میں متعدد بیبیوں نے فیسترین استعمال کی اور اسے مہاسوں اور چھائیوں وغیرہ کیلئے اکسیر پایا۔ جلد کو نرم رکھنے کے لئے بھی یہ نہایت مفید ہے۔

قیمت:۔ فی شیشی ایک روپیہ محصول ڈاک بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ

فیسترین فارمیسی مکتسر فیروزپور (پنجاب)

ہم اپنی بہنوں سے!

سفارش کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمیشہ ہماری دوکان کے تیار کردہ خوشبودار تیل۔ عطر۔ کریم۔ سنٹ۔ پاؤڈر۔ سرخی وغیرہ استعمال کیا کریں ✣

دلشاد وینشنگ کریم

اسکے استعمال کرنے سے چہرہ اور جسم بالکل ملائم ہو جاتا ہے کیل اور چھائیوں کو دور کرنے کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ چکنائی وغیرہ سے بالکل مبرا۔ ایک بار لگاتے ہی جلد میں فوراً جذب ہو جانیوالی۔

قیمت:۔ فی شیشی آٹھ آنے (۸)

چمن آملہ ہیر آئیل رجسٹرڈ

یہ تیل روغن کندو سے تیار کیا جاتا ہے۔ بالوں کو سیاہ اور جلد کو نرم کرتا ہے خشکی کو دور کرنے کے علاوہ گرتے بالوں کو بچاتا ہے۔

قیمت:۔ فی پاؤ بارہ آنے۔ نمونہ کی شیشی چار آنے ✣

گلزار سنٹ فلاور

سولہ خوشبوؤں کا مجموعہ جو منٹ منٹ کے بعد اپنی خوشبو کو بدلتا ہے خوشبو کئی روز تک قائم رہتی ہے۔ قیمت:۔ فی شیشی ۱۵ آنے نمونہ ۲ر

ملنے کا پتہ

اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور

میری پیاری بہنو!

دنیا میں تندرستی ہزار نعمت ہے۔ بالکل سچ بات ہے۔ تندرستی سے ہی دین و دنیا کے فرائض سرانجام ہوتے ہیں۔ اگر آپ کی طبیعت سست رہتی ہے۔ رنگ زرد ہو گیا ہے۔ بدن ٹوٹتا ہے۔ سر میں چکر آتے ہیں۔ کام کاج کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ ماہواری ٹھیک نہیں ہے۔ یا ان امراض کی وجہ سے اولاد جیسی نعمت حاصل نہیں ہوئی۔ تو آپ میری طرف رجوع کریں میرے پاس ان امراض کو دور کرنیوالی بہت مجرب دوا ہے جس کے استعمال سے بہت سی بہنیں صحتیاب ہو چکی ہیں۔ چونکہ میں نے اس دوا کو بہت مفید پایا ہے۔ اس لئے رفاہِ عام کے لئے اشتہار دیا ہے۔ تاکہ میری بہنیں اس موذی مرض سے نجات پائیں۔ جس بہن کو ضرورت ہو۔ مجھ سے منگا کر فائدہ اٹھائیں۔ اس کی قیمت صرف دو روپیہ مقرر کی ہے۔ جو لاگت کے مطابق ہے ✣

ملنے کا پتہ

نجم النساء معرفت انجمن احمدیہ [illegible] لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۰۶۰

اخبار مصباح قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

پھول

(ممتازہ اختر دختر منشی محمد اسماعیل صاحب قادیان)

پھول ہلکے گلابی اور بڑے پتے ہلکا سبز اور چھوٹی پتیاں نمبر بوتری رنگ سے کاڑھیں ٹیل کا تو سے کونوں پر نہایت ہی خوبصورت معلوم ہوگا۔

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے لئے قادیان سے شائع کیا۔